نمازِ خسوف اور کسوف

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو بڑی نشانیاں ہیں، یہ بے نور ہو جائیں تو انسان خوف زدہ ہو جاتا ہے، ایسے میں اسلام کی رہنمائی یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے سامنے عاجز بن کر کھڑا ہو جائے، اپنی کمزوری کا اعتراف کر لے، اس سے ڈھارس بندھ جائے گی، تقوی اور للّٰہیت کا الگ ہی نظارہ ہو گا اور سنت پر عمل ہو جائے گا۔

① سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَقُومُوا، فَصَلُّوا .

''سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جب انہیں گرہن دیکھیں، تو نماز ادا کریں۔''

(صحیح البخاری: 1041، صحیح مسلم: 901)

② سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ : كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ

فَصَلُّوا، وَادْعُوا اللّٰهَ .

''عہد نبوی ﷺ میں سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے یوم وفات کو سورج گرہن ہوا۔ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے گرہن ہوا ہے، تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند گرہن کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ گرہن نظر آئے تو نماز پڑھیں اور دعا کریں۔''

(صحيح البخاري : 1043 ، صحيح مسلم : 915)

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا .

''سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، گرہن دیکھ کر اللہ کا ذکر کریں، اس کی بڑائی بیان کریں، نماز پڑھیں اور صدقہ کریں۔''

(صحيح البخاري : 1044 ، صحيح مسلم :901)

④ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا .

''سورج اور چاند کسی کی موت وحیات کے سبب گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں۔ انہیں دیکھیں، تو نماز پڑھیں۔''

(صحيح البخاري : 1042 ، صحيح مسلم : 914)

⑤ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، يَخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوعٍ وَّسُجُودٍ رَأَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ، وَقَالَ : هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ، لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ .

''سورج گرہن ہوا، تو نبی کریم ﷺ گھبرا کر کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ ڈر رہے تھے کہ قیامت قائم نہ ہو جائے، مسجد میں آئے، نماز کسوف ادا کی، قیام، رکوع اور سجدے اس قدر طویل تھے کہ اس سے پہلے نماز کی یہ کیفیت میں نے نہیں دیکھی تھی۔ فرمایا: اللہ اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں، بلکہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب ایسا ہو، تو فوراً ذکر الٰہی، دعا اور استغفار کریں۔''

(صحيح البخاري : 1059، صحيح مسلم : 912)

⑥ سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ . فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاةِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى الْمَسَاجِدِ . وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ،

فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَبْكِي وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ . وَاللّٰهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ! وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَقَالَ : إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ .

''صاحبزادۂ رسول ابراہیم رضی اللہ عنہ کے یوم وفات کو سورج گرہن ہوا، تو لوگ کہنے لگے کہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، سورج گرہن دیکھیں، تو جلدی سے مسجد کا رخ کریں (اور نماز پڑھیں) اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ رو رہے ہیں، حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا: میں بھی انسان ہوں، آنسو بہہ رہے ہیں اور دل غمزدہ ہے، مگر ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی بات نہیں کہیں گے، ابراہیم! اللہ کی قسم! ہمیں تیرے بچھڑنے کا غم ہے۔ فرمایا: جنت میں ان کے لئے دودھ پلانے والی موجود ہو گی۔ ابراہیم اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔''

(طبقات ابن سعد : 142/1، وسندهٌ حسنٌ)

⑦ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔''

(صحيح البخاري : 1054)

⑧ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ هَوٰى بِيَدِهِ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ وُّعِدْتُمُوهُ إِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِي مَقَامِي هٰذَا، حَتّٰى لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، وَأَقْبَلَ إِلَيَّ مِنْهَا شَرَرٌ حَتّٰى حَاذَانِي مَكَانِي هٰذَا، فَخَشِيتُ أَنْ يَّغْشَاكُمْ .

''ہم نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گرہن کی نماز پڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا قیام کیا، پھر میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھا رہے ہیں، سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے وہ میرے پیش کی گئیں، جہنم سامنے لائی گئی، مجھے خطرہ ہوا کہ اس کی چنگاریاں آپ کو لپیٹ میں لے لیں گی، کیوں کہ وہ اس قدر قریب آ گئی تھیں۔

(صحیح ابن خزیمة : 890، وسندہٗ صحیحٌ)

⑨ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى: أَنِ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَ ةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَ ةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ

الْقِرَاءَ ةِ الْأُولٰى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهٖ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَقَامَ، فَقَرَأَ قِرَاءَ ةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْأُولٰى، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْأُولٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ أَدْنٰى مِنْ سُجُودِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهٖ أَوْ بِأَحَدِهِمَا فَافْزَعُوا إِلٰى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ.

''سورج گرہن لگا، تو نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا کہ جماعت کھڑی ہونے والی ہے، لوگ جمع ہو گئے، تو آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی، تکبیر کے بعد لمبی قرأت کی، پھر تکبیر کے بعد لمبا رکوع کیا جو قیام کے برابر یا اس سے بھی لمبا تھا، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اُٹھایا اور لمبی قرأت کی جو پہلی قرأت سے کم تھی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، جو پہلے

رکوع سے چھوٹا تھا، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اُٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا، اللہ اکبر کہا اور سر اٹھایا، کھڑے ہو کر لمبی قرأت کی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رکوع سے سر اُٹھایا اور لمبی قرأت کی جو دوسرے قیام کی پہلی قرأت سے کم تھی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اُٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا، تشہد میں بیٹھے اور سلام پھیر دیا، کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت وحیات کے سبب گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں، ان میں سے کسی ایک یا دونوں کو گرہن لگ جائے، تو فوراً نماز کسوف ادا کریں۔''

(مسند الإمام أحمد : 159/2، سنن النّسائي : 1497، واللّفظ لهٗ، سنن أبي داوٗد : 1194)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (901، 1389، 1392) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2838، 2839) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

⑩ **سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:**

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ . قَالَ شُعْبَةُ : وَأَحْسِبُهٗ قَالَ : فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذٰلِكَ . وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهٖ وَيَنْفُخُ، وَيَقُولُ : رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ، رَبِّ، لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتّٰى لَوْ

مَدَدْتُّ يَدِي لَتَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَّغْشَاكُمْ حَرُّهَا، وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دَعْدَعٍ، سَارِقَ الْحَجِيجِ، فَإِذَا فُطِنَ لَهٗ قَالَ : هٰذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ، وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ حِمْيَرِيَّةً، تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ، وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا انْكَسَفَ أَحَدُهُمَا، أَوْ قَالَ : فُعِلَ بِأَحَدِهِمَا شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ، فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ .

''ایک دفعہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا، نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے طویل قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، رکوع سے سر اُٹھایا تو دیر تک کھڑے رہے، سجدے میں رو رہے تھے، سانس بھاری تھا، دعا کر رہے تھے : پروردگار! تو نے وعدہ کیا تھا کہ میرے ہوتے انہیں عذاب نہیں دے گا؟ میرے مولا! تو نے وعدہ کیا تھا اور میری معافی کا طلب گار ہوں۔ نماز مکمل ہوئی، تو فرمایا: جنت میرے اتنی قریب لائی گئی کہ میں اس کا خوشہ پکڑ سکتا تھا، جہنم اتنی قریب کر دی گئی کہ میں اس خوف سے اسے بجھانے لگا کہ کہیں وہ آپ کو لپیٹ میں نہ لے لے، میں نے جہنم میں اسے دیکھا، جس نے نبی علیہ السلام کی دو اونٹنیاں چرائی تھیں، میں نے قبیلہ 'حمیر' کی ایک سیاہ فام لمبے قد کی عورت دیکھی۔ اسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب

دیا جا رہا تھا، جسے اس نے باندھ رکھا تھا، اسے نہ خود کھلایا پلایا نہ چھوڑا کہ کیڑے مکوڑے کھا لیتی، میں نے وہاں 'بنو دعدع' کا ایک آدمی بھی دیکھا، وہ اپنی لاٹھی سے حاجیوں کا سامان چرا لیتا تھا، حاجیوں کو پتہ چل جاتا تو کہتا کہ میں نے کب چرائی؟، یہ تو میری لاٹھی کے ساتھ کر آ گئی تھی۔ سورج و چاند کسی کی موت وحیات سے گرہن نہیں ہوتے، یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں، لہٰذا انہیں گرہن دیکھیں، تو ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 163/2، 188، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1329، 1389) اور ابن حبان رحمہ اللہ (2838) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

نماز کسوف وخسوف کے لئے منادي:

① سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُودِيَ : إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ.

''دورِ نبوت میں سورج گرہن ہوا تو منادی کی گئی کہ نماز کھڑی ہونے والی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر قیام کیا اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر بیٹھ گئے، اتنے میں گرہن ختم ہو گیا۔''

(صحيح البخاري: 1051، صحيح مسلم: 910)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا بِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

''عہد نبوی میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے ایک شخص بھیجا جو منادی کر رہا تھا کہ نماز کھڑی ہونے والی ہے۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے فرما کر نماز پڑھائی۔''

(صحیح البخاري : 1066، صحیح مسلم :901)

نمازِ خسوف و کسوف میں خواتین کی شرکت:

سورج اور چاند گرہن سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، ایسے میں خواتین حضرات مسجد میں نماز کے لیے جمع ہوں، رب کے سامنے عاجزی و درماندگی کا اظہار کریں۔

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فَزِعَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى أَدْرَكَ بِرِدَائِهِ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا، يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَلَوْ جَاءَ إِنْسَانٌ بَعْدَمَا رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ رَكَعَ، مَا حَدَّثَ نَفْسَهُ أَنَّهُ رَكَعَ، مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، قَالَتْ : فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ الَّتِي هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي، وَإِلَى الْمَرْأَةِ الَّتِي هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي قَائِمَةً، وَأَنَا أَحَقُّ أَنْ أَصْبِرَ عَلٰى طُولِ الْقِيَامِ مِنْهَا .

''جس دن سورج گرہن لگا، آپ ﷺ بے چین ہو گئے، قمیص زیب تن کر

کے اس پر چادر اوڑھی، لوگوں کے ساتھ طویل قیام کیا، آپ ﷺ قیام کرتے، پھر رکوع کرتے۔ رکوع کے بعد اتنا لمبا قیام کرتے کہ بعد میں اگر کوئی آئے، تو یہ جان ہی نہ پائے کہ آپ رکوع کر چکے ہیں، بل کہ دل میں خیال تک نہ آئے۔ میں نے ایک عورت دیکھی جو مجھ سے عمر رسیدہ تھی، لیکن وہ قیام کر رہی تھی، پھر میری نظر ایک عورت پر پڑی جو مجھ سے کمزور تھی، لیکن قیام کر رہی تھی، یہ دیکھ کر میں نے سوچا: میں آپ سے زیادہ ثابت قدمی کے ساتھ قیام کرنے کا حق رکھتی ہوں۔''

(مسند الإمام أحمد : 351/6، صحیح مسلم : 906)

مسجد میں نماز خسوف و کسوف:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ.

''دور نبوی ایک مرتبہ میں سورج گرہن ہوا، آپ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنالیں۔''

(صحیح البخاري : 1046، صحیح مسلم :901)

ہر رکعت میں ایک رکوع :

① سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ.

''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سورج گرہن لگ گیا، آپ ﷺ چادر گھسیٹے ہوئے اُٹھے اور مسجد میں داخل ہو گئے، ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے، تو آپ ﷺ نے ہمیں گرہن ختم ہونے تک دو رکعتیں پڑھائیں۔''

(صحيح البخاري : 1040)

② صحابی رسول سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهُنَّ، وَقُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَّدَيْهِ يَدْعُو، وَيُكَبِّرُ، وَيَحْمَدُ، وَيُهَلِّلُ، حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ، وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ .

''میں رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہوا، میں نے تیر وہیں پھینکے اور کہا کہ میں آج ضرور دیکھوں گا کہ سورج گرہن میں رسول اللہ ﷺ کیا کرتے ہیں، چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ ہاتھ اٹھائے دعا کر رہے تھے، جب تک سورج صاف نہیں ہو گیا آپ اللہ کی بڑائی، حمد و ثنا اور الوہیت بیان کرتے رہے، آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا کی تھیں۔''

(صحيح مسلم : 913)

سنن النسائی (1461، وسندہ صحیح) میں یہ الفاظ ہیں:

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجْدَاتٍ .

''آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے کیے۔''

③ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهٖ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ أَنَّهٗ عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ.

''میں اور انصار کا ایک لڑکا نشانے گاڑھ رہے تھے، اچانک دیکھا کہ سورج اُفق سے دو یا تین نیزے بلند رہ گیا تو سیاہ ہو گیا، گو یا وہ ''تنوم'' بوٹی (جو سیاہی مائل ہوتی ہے) کی طرح ہو گیا، ہم نے کہا، مسجد چلیں، اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ اس سلسلے میں کوئی نئی تعلیم دیں گے۔ ہم جلدی سے پہنچے تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے، آگے بڑھے، نماز پڑھائی، لمبا قیام کیا، ہم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سن پا رہے تھے، پھر لمبا رکوع کیا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سن رہے تھے، پھر لمبا سجدہ کیا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سن رہے تھے، دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں بیٹھے ہی تھے کہ سورج صاف ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا کی اور شہادتین پڑھ کر خطبہ دیا۔''

(سنن أبي داوٗد : 1184، سنن النّسائي : 1484، سنن التِّرمِذي : 562وقال : «حسنٌ صحيحٌ غريبٌ»، سنن ابن ماجه : 1264، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1397) امام ابن حبان رحمہ اللہ (597) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 329) نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 891/2)

④ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهٖ فَقَالَ أُفْ أُفْ . ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ . فَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ .

''رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا، تو آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ رکوع نہیں کر رہے تھے، پھر رکوع کیا، تو سر نہیں اُٹھا رہے تھے، سر اُٹھایا، تو سجدہ نہیں کر رہے تھے، سجدہ کیا، تو سر نہیں اُٹھا رہے تھے، سر اٹھایا، تو سجدہ نہیں کر رہے تھے، سجدہ کیا، تو سر اٹھا نہیں رہے تھے، سر اٹھایا اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، پھر آخری سجدے میں آپ ﷺ نے اُفّ اُفّ کر کے پھونک ماری، کہا: اے میرے ربّ! تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ میرے ہوتے انہیں عذاب نہیں دے گا۔ تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ معافی مانگنے پر انہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ رسول اکرم ﷺ فارغ ہوئے، تو سورج صاف ہو چکا تھا۔''

(سنن أبي داوٗد : 1194، وسندهٗ حسنٌ)

⑤ سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيمَا نَرٰى بَعْضَ (الٓر كِتَابٌ) ، (إبراهيم : 1) ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ اعْتَدَلَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولٰى .

”جس دن رسول اکرم ﷺ کے لخت جگر سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، اس دن سورج گرہن ہو گیا، لوگ کہنے لگے کہ گرہن سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے ہوا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، خبردار! سورج اور چاند کسی کی زندگی یا موت کے سبب گرہن نہیں ہوتے، گرہن دیکھیں، تو مسجد کی طرف دوڑیں، پھر آپ ﷺ نے قیام کیا، ہمارے خیال میں سورۂ ابراہیم کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا، رکوع کیا اور سیدھے کھڑے ہو گئے، دو سجدے فرمائے، پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔“

(مسند الإمام أحمد : 428/5، وسندهٗ حسنٌ)

ہر رکعت میں دو رکوع:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهٗ، فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَائَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَقَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ،

وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ : هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

''نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا، آپ ﷺ مسجد کی طرف نکلے، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں، آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا، لمبی قرأت کے بعد رکوع کے لئے تکبیر کہی، لمبا رکوع کیا، سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد سجدہ نہ کیا، بلکہ کھڑے رہے اور لمبی قرات کی جو کہ پہلی سے کم تھی، پھر اللہ اکبر کہہ کر لمبا رکوع کیا پہلے رکوع سے کم تھا، سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا، پھر سجدہ کیا، دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، اس طرح چار سجدوں (دو رکعات) میں چار رکوع مکمل فرمائے، آپ ﷺ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا تھا، آپ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی، فرمایا: یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتے، جب انہیں گرہن زدہ دیکھیں، تو نماز کی طرف لپکیں۔''

(صحیح البخاري :1046، صحیح مسلم :901)

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَائَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ

رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ.

''نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہو گیا، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، سورۂ بقرہ کی قرأت کے برابر لمبا قیام کیا، لمبا رکوع کیا، سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا، جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا، پھر رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا، پھر قیام کیا، جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا، پھر رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، سر اٹھایا تو قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا، جب آپ فارغ ہوئے، تو سورج صاف ہو چکا تھا۔''

(صحيح البخاري : 1052، صحيح مسلم : 907)

③ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ

سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذَاكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

''رسول کریم ﷺ کے دور میں سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا، آپ ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی، اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگے، پھر لمبا رکوع کیا، پھر لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر لمبا قیام کیا، پھر دو سجدے کئے، پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا، اس طرح چار رکوع اور چار سجدے (دو رکعات میں) ہوئے۔''

(صحیح مسلم : 904)

ہر رکعت میں تین رکوع:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ : إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

''رسول کریم ﷺ کے عہد مبارک میں آپ ﷺ کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے یومِ وفات کو سورج گرہن ہو گیا، لوگ کہنے لگے کہ سورج سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے گرہن زدہ ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی، چھ رکوع اور چار سجدے فرمائے۔''

(صحیح مسلم : 904)

ہر رکعت میں چار رکوع:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ صَلّٰی فِي كُسُوفٍ، قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، قَالَ: وَالْأُخْرٰی مِثْلُهَا.

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔''

(صحيح مسلم: 909)

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتّٰی انْجَلٰی كُسُوفُهَا.

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں لمبی سورت تلاوت فرمائی اور پانچ رکوع کیے، دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں قیام کیا، لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے، دو سجدے کیے، پھر اسی طرح قبلہ رُخ بیٹھ کر دعا مانگتے رہے حتی کہ کسوف ختم ہو گیا۔''

(سنن أبي داود: 1182، زوائد مسند الإمام أحمد: 134/4)

سند ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ ربیع بن انس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

اَلنَّاسُ يَتَّقُونَ حَدِيثَهُ مَا كَانَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْهُ لِأَنَّ فِيهَا اضْطِرَابًا كَثِيرًا .

''محدثین اس کی ان احادیث سے بچتے تھے، جو اس سے ابوجعفر نے بیان کی ہیں، کیونکہ ان میں بہت اضطراب ہے۔''

(الثقات : 228/4)

ثابت ہوا کہ پانچ رکوع والی حدیث ''ضعیف'' ہے۔ اس کے راوی کے بارے میں جرح مفسر آئی ہے۔

نماز کسوف و خسوف میں جهري قرأت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَائَتِهِ، فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں جہری قرأت کی، دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔''

(صحيح البخاري : 1065، صحيح مسلم :901)

مخفي قرأت :

① سیدنا جابر بن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ، لَا نَسْمَعُ لَهٗ فِيهِمَا صَوْتًا .

''نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورج گرہن میں دو رکعت نماز پڑھائی۔ ان دونوں رکعتوں میں ہم آپ ﷺ کی آواز نہیں سنتے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 16/4، سنن أبي داوٗد : 1184، سنن النّسائي : 1484، سنن التّرمذي : 562، وقال : «حسنٌ صحيحٌ غريبٌ»، سنن ابن ماجه : 1264، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1397) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (597) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 329) نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ نے سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 891/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

(نتائج الأفكار، ص : 412)

ثعلبہ بن عباد ''حسن الحدیث'' ہے، جمہور محدثین نے اس کی توثیق کی ہے۔

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ إِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهٗ قِرَائَةً .

''میں نے رسول کریم ﷺ کے پہلو میں سورج گرہن کی نماز پڑھی۔لیکن آپ کی قرأت نہ سن سکا۔''

(المعجم الكبير للطّبراني : 192/11، ح : 11612، وسندہٗ حسنٌ)

موسیٰ بن عبدالعزیز جمہور محدثین کے نزدیک ''صدوق، حسن الحدیث'' ہے۔

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَائَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، سورت بقرہ کی قرأت کے برابر لمبا قیام کیا۔''

(صحيح البخاري: 1052، صحيح مسلم: 907)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهٗ، فَرَأَيْتُ أَنَّهٗ قَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهٗ أَنَّهٗ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ.

''عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا اندازہ لگایا، میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت بقرہ کی تلاوت فرمائی، (پھر راوی نے بقیہ حدیث بیان کی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کیے، بعد میں کھڑے ہو کر لمبی قرأت کی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا اندازہ لگایا، میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت آل عمران کی تلاوت فرمائی۔''

(سنن أبي داوٗد: 1187، سندهٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 334) نے مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

نماز خسوف و کسوف کا خطبہ:

نماز خسوف وکسوف کا خطبہ مسنون ہے، جو کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ارشاد فرماتے تھے۔

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهٖ أَوْ بِأَحَدِهِمَا فَافْزَعُوا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ .

''سلام پھیرا اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے لگے، فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت و حیات کے سبب گرہن نہیں لگتا، یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں، اگر انہیں گرہن لگ جائے تو فوراً نماز کے لئے نکلیں۔''

(مسند أحمد : 159/2، سنن النّسائي : 1497، واللفظ لهٗ، سنن أبي داوٗد : 1194)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ(901، 1389، 1392)اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہما (2838،2839) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اِنْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ : هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّ لَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلٰى الصَّلَاةِ.

''نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے

کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، جو اس کے شایان شان تھی، فرمایا: یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی کی موت یا زندگی سے گرہن نہیں ہوتے، گرہن دیکھیں، تو نماز کی طرف لپکیں۔''

(صحيح البخاري: 1046، صحيح مسلم: 901)

③ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ.

''سورج چمک رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کے شایان شان حمد و ثنا کی، فرمایا: اما بعد!''(صحيح البخاري: 922، صحيح مسلم: 901)

④ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهٗ لَأَكَلْتُمْ، مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْأِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

''میں نے جنت دیکھی، تو اس سے انگور کا خوشہ لینا چاہا، اگر لے لیتا، تو رہتی دنیا تک آپ اسے کھاتے رہتے، میں نے جہنم بھی دیکھی، ایسا منظر میں نے

کبھی نہیں دیکھا تھا، جیسا آج دیکھا ہے اور میں نے اس میں عورتوں کی کثرت دیکھی۔ عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! وجہ کیا ہے؟ فرمایا: ناشکری۔ کسی نے پوچھا: کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہیں، اگر آپ زندگی بھر بیوی سے احسان کرتے رہیں، پھر وہ آپ کی طرف سے خلاف منشا کوئی بات دیکھ لے، تو کہے گی: میں نے کبھی آپ میں خیر نہیں دیکھی۔''

(صحيح البخاري: 1052، صحيح مسلم: 710)

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّ لَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهٗ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

''سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی فرمایا: سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، ایسا منظر دیکھیں، تو دعا کریں، اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں، نماز پڑھیں، صدقہ کریں، پھر فرمایا: اے امت محمد ﷺ! اللہ کی قسم! اللہ سے بڑھ کر اس بات میں کوئی غیرت والا نہیں کہ اس کا غلام یا لونڈی (مرد یا عورت) زنا کرے، اے امت محمد! اگر آپ وہ

باتیں جانتے ہوتے، جو میں جانتا ہوں، تو روتے زیادہ اور ہنستے کم۔‘‘

(صحيح البخاري : 1044، صحيح مسلم :901)

⑥ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبۂ کسوف کے متعلق بیان کرتے ہیں:

فَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ تَبْلِيغِ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَا أَخْبَرْتُمُونِي ذَاكَ، فَبَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّي كَمَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُبَلَّغَ، وَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَا أَخْبَرْتُمُونِي ذَاكَ.

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور اپنے بندۂ خدا اور اس کا رسول ہونے کی گواہی دے کر فرمایا: لوگو! میں آپ کو اللہ رب العزت کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے رب کا پیغام آپ تک پہنچانے میں کوتاہی کی ہے، تو مجھے بتا دیں، میں نے کما حقہ رب کا پیغام پہنچا دیا ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میری طرف سے رب کا پیغام آپ تک پہنچ گیا ہے، تب بھی بتا دیں۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : 16/4، سنن أبي داوٗد : 1184، سنن النّسائي : 1484، سنن التّرمذي : 562، وقال : «حسنٌ صحيحٌ غريبٌ»، سنن ابن ماجه : 1264، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1397) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (597) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 329) نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 891/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

(نتائج الأفكار : 4/2)

ثعلبہ بن عباد ''حسن الحدیث'' ہے، جمہور محدثین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ثابت ہوا کہ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔

❁ نماز کے بعد سورج گرہن ختم ہو جائے، تو بھی خطبہ مسنون ہے۔

خطبۂ خسوف و کسوف کے لیے منبر:

منبر پر خسوف و کسوف کا خطبہ مسنون ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

① عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسوف و کسوف کا احوال بیان کرتی ہیں:

تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ : فِيمَا يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَكُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِّنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

''سورج روشن ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قبروں میں فتنہ دجال کی مانند آزمائش میں ڈالے جائیں گے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد ہم نے سنا آپ فتنہ قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔''(سنن النّسائي : 1500، سندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (2840) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

② سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں:

قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلَى الصَّدَقَةِ، وَإِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ.

''سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، فرمایا: لوگو! سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، ایسا منظر دیکھیں، تو نماز، صدقہ اور ذکر الٰہی کی طرف دوڑیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 354/6، حسنٌ)